جوازِ التوائے حج پر دارالافتاء آستانہ عالیہ
قدسیہ رضویہ کا مدلل مبسوط متفقہ فتوے

مسمٰے بنام تاریخی

تنویر الحجہ لمن یجوز التواء الحجہ

باہتمام جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم رضا خاں صاحب

مطبوعہ مطبع اہلسنت وجماعت
واقع آستانہ عالیہ رضویہ بریلی

جواز التواء حج پر دارالافتاء آستانہ عالیہ
قدسیہ رضویہ کا مدلل مبسوط منقح فتوے

مسمّٰے بنام تاریخی

تنویر الحجہ
لمن یجوز
التواء الحجہ

۱۳۵ھ

باہتمام جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم رضا خانصاحب

مطبوعہ مطبع اہلسنت وجماعت
واقع آستانہ عالیہ رضویہ بریلی

بار اول ۵۰۰ جلد [illegible] قیمت فی جلد ۳ر

مسئلہ از لکھنؤ مرسلہ علمائے فرنگی محل شب ۲۶ - ربیع الآخر ۱۳۴۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ مندرجہ مصدقہ وظنیۃ امور ذیل کا لحاظ کرتے ہوئے مسلم اہل حل وعقد نے امسال التوائے حج کو اصلاح حالات حجاز ودفع مظالم اہل نجد ودفاع سطوتِ ظالمین مفسدین کے لیے ضروری سمجھا ہو ایسی حالت میں شریعت اسلامیہ میں امسال حج ملتوی کیا جا سکتا ہو یا فوری ادا کرنا ضروری ہو

(۱) ابن سعود اور نجدیوں کا اپنے سوا تمام دیگر فرق اسلامیہ کو مشرک سمجھنا اور اسلیے اُن کی جان و مال کی حفاظت کی فکر نہ کرنا بلکہ جاہل نجدیوں کا حاجیوں کی جان و مال کو اپنی بے توجہی سے خطرے میں ڈالنا اور طائف کے مسلمانوں کو قتل کرکے اُنکے مال میں سے اُسی طرح پانچواں حصہ لینا جس طرح مالِ غنیمت سے کفار کے حاصل کیا جاتا ہے بے گناہ مسلمانوں کا قتل عورتوں سے بدسلوکی مکانات کی تاراجی اسباب وزیورات کی لوٹ مار عام حجاج کو قصداً تکالیف پہنچانا اور غلافِ کعبہ لانے والوں کو محض یا محمل کے نشان بنے ہوئے پر مشرک سمجھنا اور اُنپر سنگ باری اور حملہ کرنا۔

(۲) اعمالِ حج میں دست اندازی کرنا اور حجر اسود کے بوسہ دینے پر اور سعی کرنے میں حاجیوں کو بید سے مار کر دست اندازی کرنا اور خود ابن سعود اور اُسکے والد کے

طواف کرنے کے وقت دوسرے حاجیوں کو مطاف سے نکالدینا اور اُن پر جبروت کا بیت اللہ میں اظہار کرنا عرفات میں خطبہ نہ پڑھنا وغیرہ عام طور سے حاجیوں پر میٹھا پانی بند کر کے تکلیف دینا خاصکر زمزم کے استعمالِ مسنونہ سے رُوکنا۔

(۳) بزرگانِ دین پیشوایانِ مذہب علمائے کرام وصوفیائے عظام اور عام اہل اسلام (جو نجدی عقائد کے نہ ہوں) کی تذلیل واہانت وآزار رسانی اور اُنکے ضرب اور بعض صورتوں میں قتل پر آمادہ ہو جانا اور اُن کو امن وامان نہ ہونا۔

(۴) حاجیوں پر اونٹوں کے کرایہ کا اضافہ اور بھاری محصولات کا عائد کرنا جن میں بعض ایسے محصولات بھی ہیں جن کا پہلے سے کوئی اعلان نہیں کیا گیا اور فوری حکم کی وجہ سے اُن کی ادائیگی کے لیے بعض غریب اور متوسط حاجیوں کو دستِ سوال دوسروں کے سامنے دراز کرنا پڑا۔

(۵) زیارتِ مقابر سے مانع ہونا اور عامۂ اہل اسلام کو اپنے عقیدہ کے مطابق زیارات واعمال حج سے رُوکنا۔

(۶) ابن سعود اور اُس کے ساتھیوں کے وہ اہانت آمیز افعال جو یقینی طور پر آثار متبرکہ ومقابر ومشاہد مقدسہ اور بعض مساجد اور خاصکر جنۃ البقیع اور مزار حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور مزار عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیے گئے۔

المستفتی فقیر محمد قطب الدین عبد الوالی عفا اللہ عنہ فرنگی محل لکھنؤ

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللھم ربنا ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا ویسرلنا امتناعہ

اللھم ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا واغفر لنا وارحمنا انت مولٰنا

فانصرنا علی القوم الکفرین لاسیما النجدیین المفسدین المارقین من الدین مروق السہم من الرمیۃ والخارجین منہ کما تخرج الشعرۃ من العجین کما قال الصادق المصدوق النبی الامین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وعلیٰ اٰلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین۔ رب انی اعوذ بک من ھمزٰت الشیطین واعوذ بک رب ان یحضرون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

ہماری یہ شریعت پاک عزا بیضا کہ سہلہ ہو والحمد للہ سبحنہ وتعالیٰ خود قرآن عظیم کا ارشاد کریم ہے یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر اللہ تعالیٰ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر سختی تنگی دشواری کا ارادہ نہیں فرماتا اُسی کتاب فخیم کا فرمان قویم ہے ما جعل علیکم فی الدین من حرج یعنی اللہ عزوجل نے تم پر دین میں تنگی نہیں فرمائی وما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج یعنی اللہ تبارک وتقدس تم پر تنگی کر دینے کا ارادہ نہیں فرماتا۔ ہمارا رحمٰن ورحیم رب ارشاد فرماتا ہی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا اور فرماتا ہی ولا یکلف نفسا الا ما اٰتٰھا اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کسی جان کو اُس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جلت عظمتہ وعمت رحمتہ وعظمت رأفتہ اللہ اللہ حق جل مجدہ اپنے حق پر بکمال عنایت اپنے بندے کا حق مقدم فرماتا ہی ارشاد فرماتا ہے وقد فصل لکم ما حرم علیکم الا ما اضطررتم الیہ۔ جل شانہ وتم برھانہ علمائے کرام نے جا بجا اس کی تصریحات فرمائی ہیں کہ حق العبد حقِ شرع پر مقدم ہے مثلاً امام برہان الدین رحمہ اللہ نے ہدایہ میں فرمایا حق العبد مقدم علی حق الشرع بامرہ نیز تفسیرات احمدیہ حضرت علامہ احمد ملاجیون رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ینبغی ان یعلم انہ یشترط فی الزاد والراحلۃ ان یکون ذاھبا وجائیا جمیعا فاضلا عما یدعھا الی عیالہ لنفقتہم الرحلین

ہو وہ لان النفقۃ حق مستحقہ الامرأۃ وحق العبد مقدم علی حق الشرع
درمختار میں ہے لتقدم حق العبد علامہ شامی قدس سرہ السامی نے رد المحتار
میں فرمایا قولہ لتقدم حق العبد ای علی حق الشرع لا تہاونا بحق الشرع
بل لحاجۃ العبد وعدم حاجۃ الشرع الا تری انہ اذا اجتمعت الحدود
وفیہا حق العبد یبدأ بحق العبد لما قلنا ولانہ ما من شیئ الا وللہ تعالی
فیہ حق فلو قدم حق الشرع عند الاجتماع بطل حقوق العباد کذا فی
الجامع الصغیر لقاضی خان۔ یہاں یہ شبہہ ہو سکتا تھا کہ حدیث میں
فرمایا ہے فدین اللہ احق اس کے جواب کے لیے فرماتے ہیں الظاہر انہ احق
من جہۃ التعظیم لا من جہۃ التقدیم فرائض الٰہیہ سے ہر فرض بقدر قدرت
وبشرط استطاعت ہے جہاں کہیں کسی مسلمان کی جان کا اندیشہ ہو۔ نہیں نہیں بلکہ مرض
کے اشتداد ہی کا خطرہ ہو۔ یا مرض بڑھیگا تو نہیں مگر دیر میں صحت کا غالب گمان ہو
بلکہ جہاں مالی نقصان ہو وہاں مولیٰ تعالیٰ اپنی رحمت سے اپنا وہ فرض اُس سے
ساقط فرما دیتا ہے۔ دیکھو غسلِ جنابت فرض ہے اور جنب مریض بھی نہیں تندرست
ہے ایسی جگہ بھی نہیں جہاں پانی نایاب یا کمیاب شہر و عمران میں ہو نہ جنگل بیابان
میں مگر تجربۂ صحیحہ کی بنا پر اُسے قوی اندیشہ ہو کہ پانی کی ٹھنڈ اُسے ہلاک کر دے یا
مریض کر دے تو تیمم کرے غسل فرض نہیں قال العلامۃ ابرٰہیم الحلبی فی
الکبیری الجنب الصحیح فی المصر اذا خاف بغلبۃ ظنہ عن التجربۃ
الصحیحۃ ان اغتسل ان یقتلہ البرد او یمرضہ یتیمم عند ابی حنیفۃ
رحمہ اللہ وان کان خارج المصر یتیمم بالاتفاق اُسی میں فرمایا
المریض اذا خاف زیادۃ المرض بسبب الوضوء او بالتحریک او باستعمال
الماء او خاف ابطاء البرء بسبب ذلک جاز لہ التیمم ویعرف ذلک

امّا بغلبة الظن عن امارة او تجربة او باخبار طبیب حاذق مسلم غیر ظاهر الفسق مسافر ہے اور پانی ملتا ہے مگر عام قیمت سے اتنے زائد پر ملتا ہے جو مقومین کی تقویم اور انداز سے باہر ہے اس صورت میں اُس پر وضو و غسل فرض نہیں تیمم کرے چاہے اُس کے پاس سفر کی ضروریات سے کتنا ہی زائد روپیہ ہو اُسی میں ہے وان باعه بغبن فاحش یتیمم للحرج لان تلف المال کتلف النفس لانه شقیقها بلکہ جان کا بھی خوف نہ ہو مرض کا بھی اندیشہ نہ ہو یہ خیال ہو کہ اگر یہ پانی وضو میں صرف کر دیا تو خود یا ساتھ کا جانور اگرچہ کتّا ہو پیاسا رہیگا جب بھی وضو یا غسل فرض نہیں تیمم کرے غنیۃ المستملی میں فرمایا ولو کان معه ماء یکفی للوضوء او الغسل ولکن یخاف علی نفسه او علی دابته ولو کلبا العطش ان استعمله یجوز له التیمم۔ یہاں شاید کوئی یہ شبہہ کرے کہ وضو و غسل عبادات مقصودہ سے نہیں اسلیے وہ ایسی حالتوں میں ساقط ہو جاتے ہیں جو عبادات مقصودہ ہیں اُن کا سقوط ان کی طرح نہ ہوگا یہ شبہہ ہر عاقل کے نزدیک واہیہ اور محض لغو و بے معنی ہے کہ وجود ہر مشروط فرع وجود شرط ہے جب شرط فوت ہوگی مشروط کا وجود ممتنع ہوگا اذا فات الشرط فات المشروط مشہور ہے تو عبادات مقصودہ ہوں یا غیر مقصودہ جب شرط فوت ہوگی وہ بھی فوت ہو جائیں گی۔ دیکھو نماز کتنا عظیم فرض ہے کہ تمام فرائض سے اعظم ہے مگر وہ بھی بعض احیان میں ساقط ہو جاتا ہے اور بعض میں مؤخر کرنا روا ہوتا ہے جوہرۂ نیرہ میں امام قاضی خاں سے نقل کیا قال فی قاضیخان فی ظاهر الروایة تسقط اذا کان اکثر من یوم ولیلة لان مجرد العقل لا یکفی لتوجه الخطاب لان محمدا ذکر فی النوادر من قطعت یداه من المرفقین وقدماه من الساقین لا صلاة علیه فثبت ان مجرد العقل لا یکفی قیام نماز میں فرض ہے اگر اصلا قیام کی طاقت نہ ہو بیٹھکر پڑھے جب بیٹھکر بھی نہ پڑھ سکے

اور اتنی طاقت بھی نہ رہے لیٹکر اشارے سے پڑھے جب اس کی بھی طاقت نہ رہے
نماز مؤخر کرے روزہ فرض ہے مگر خود قرآن عظیم میں فرمایا ومن کان منکم مریضا او علی
سفر فعدۃ من ایام اخر۔ زکوٰۃ فرض ہے مگر بعض اوقات اُس کی فرضیت ساقط
ہو جاتی ہے جیسے وہ مال جو دریا میں گر جائے یا وہ جو کوئی غاصب غصب کر لے اور
اُس کے پاس بینہ نہ ہو یا جنگل میں کہیں دفن کر کے وہ جگہ بھول جائے یا وہ دَین جس کے
مدیون انکار کر جائے اور اس کے پاس بینہ نہ ہو وغیرہ وغیرہ ہر مال ضمار سے زکوٰۃ ساقط
ہے اگرچہ بعد کچھ سنین کے اموال مل جائیں پھر بھی سنین ماضیہ کی زکوٰۃ واجب نہیں لعدم
النمو تنویر الابصار و در مختار میں ہو ولا فی مال مفقود وجدہ بعد سنین وساقط
فی بحر استخرجہ بعدہا ومغصوب لا بینۃ علیہ ومدفون ببریۃ نسی مکانہ
ثم تذکرہ وکذا الودیعۃ عند غیر معارفہ ودین کان جحدہ سنین ولا بینۃ
لہ علیہ ثم صارت بان اقربعدہا عند قوم وما اخذ مصادرۃ ای ظلما
ثم وصل الیہ بعد سنین لعدم النمو۔ یونہیں حج بیشک فرض ہے مگر راہ میں
اگر ایسا سمندر ہے جس سے گزر غیر ممکن ہو تو فرض نہیں یا راہ میں کوئی شوکت والا گروہ
ہے جس سے لوگ اپنے آپ کو کمزور دیکھتے ہیں اور تاب مقاومت نہیں رکھتے اس
صورت میں فرضیت ساقط ہو۔ یا شخص مفلوج اپاہج وغیرہ ہے اُسپر فرض نہیں یونہیں
وہ جو محبوس یا کسی ایسے بادشاہ سے خائف ہو جو حج سے مانع ہو فتاویٰ خانیہ
میں ہے ومن الشرائط امن الطریق حتی قال الصفار رحمہ اللہ لا نری
الحج فرضا منذ عشرین سنۃ حین خرجت القرامطۃ وھکذا قال ابوبکر
الاسکاف فی سنۃ ست عشرین وثلثمائۃ یعنی شرائط حج سے امن طریق ہے
یہاں تک کہ حضرت امام ابو القاسم صفار نے فرمایا میں بیس سال سے حج فرض نہیں جانتا
جب سے قرامطہ ملاعنہ کا ظہور ہوا اور ایسا ہی امام ابوبکر اسکاف نے ۳۲۶ھ میں ارشاد

کیا جامع الرموز میں ہے وافتی ابوبکر الجصاص ببغداد انہ سقط عن الرجال
ایضا لکثرۃ الاخطار ورویہ افتی الوبری والترجمانی بخوارزم وابو الفضل الکرمانی
بخراسان وقال عبد اللہ الثلجی لیس الحج علی اھل خراسان منذ کذا سنۃ یعنی
حضرت امام ابوبکر جصاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بغداد مقدس میں فتویٰ دیا کہ خطرات کی
کثرت کے سبب مردوں سے بھی حج ساقط ہوا اور وبری وترجمانی نے خوارزم میں سقوط
حج کا فتویٰ دیا **فتاویٰ بزازیہ** میں ہے قد افتی الوبری بخوارزم وابن شجاع بخراسان
وابوبکر الرازی ببغداد بسقوط الحج فی زماننا عن الرجال یعنی امام وبری نے خوارزم
اور امام ابن شجاع نے خراسان اور امام ابوبکر رازی نے بغداد میں ہمارے زمانے میں
مردوں سے بھی سقوطِ حج کا فتویٰ دیا **فتاویٰ امام قاضیخاں** میں فرمایا لو کان بینہ
وبین مکۃ بحر فھو کخوف الطریق **مجمع الانہر** میں شمنی سے ہے لو کان الطریق بحر
لا یجب **اُسی میں** نیز ہندیہ میں ہے وقال الکرمانی ان کان الغالب فی البحر
السلامۃ فی موضع جرت العادۃ برکوبہ یجب (وھو الاصح) (وظاھرہ ان امن
الطریق شرط الوجوب) اھ مختصرا **فتاویٰ عالمگیریہ** میں **فتح القدیر** سے ہے منھا
سلامۃ البدن حتی ان المقعد والزمن والمفلوج ومقطوع الرجلین لا یجب علیھم حتی
علیھما الاحجاج عــہ ان ملکوا الزاد والراحلۃ ولا الایصاء فی المرض والملحق بھم
المحبوس والخائف من السلطان الذی یمنع الناس من الخروج الی الحج
وکذا لا یجب الاحجاج عــہ عنھم اھ مختصرا **فتح القدیر** میں ہے اذا غلب الخوف

عــہ ہذا ما ھو ظاہر المذہب عن امامنا الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو روایۃ عن صاحبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما وظاہر الروایۃ عنھما انہ یجب علیھم فان احجوا اجزاھم مادام العجز مستمرا بھم فان زال فعلیھم الاعادۃ بانفسھم ظاہر انفی تحفہ اختیارہ وکذا الاسبیجابی وقواہ فی الفتح کذا قال فی البحر ۱۲ عــہ ہذا کلہ علی ان سلامۃ البدن وامن الطریق شرط الوجوب اما علی انھما شرط وجوب الاداء فیجب علیھم الاحجاج وبعد زوال الاعذار لزمھم الاعادۃ بانفسھم فان لم یحجوا ولا یحجوا فالوصیۃ ۱۲ منہ

علی القلوب من المحاربین لوقوع النہب والغلبۃ منہم مرارا او سمعوا ان طائفۃ تعرضت للطریق ولہا شوکۃ والناس یستضعفون انفسہم عنہم لا یجب علامہ طحطاوی فرماتے ہیں یشترط ان لا یکون خائفا من سلطان یمنع عنہ منسک متوسط میں امام العالم علامہ رحمۃ اللہ سندی اور اسکی شرح مسلک متقسط میں علامہ علی قاری فرماتے ہیں من خاف من ظالم او عدو او سبع او غرق او غیر ذلک ای غیر ما ذکر من قاطع طریق او مکاس او مناع لم یلزمہ اداء الحج ای بنفسہ بل بمالہ والعبرۃ بالغالب ای فی الامن وغیرہ برا او بحرا فان کان الغالب السلامۃ یجب الا ای ان کان الغالب القتل والہلاک فلا کذا قالہ ابو اللیث وعلیہ الفتوی وفی القنیۃ وعلیہ الاعتماد۔ع

جب یہ معلوم ہولیا تو ہم کہتے ہیں اور بجزم و یقین کہتے ہیں کہ آج جبکہ حجاز مقدس میں ابن سعود منحوس و نامسعود مخذول و مطرود و مردود اور اُس کے ہمراہیان نامحمود کا تسلط ہو اور حسب بیان سائل فاضل و دیگر کثیر حضرات حجاج و افاضل امان مفقود ہے فرضیت ساقط ہی یا ادا فیر لازم ہے کہ اللہ عزوجل نے حج اُسی پر فرض فرمایا ہے جو استطاعت رکھتا ہو اور یہاں سرے سے استطاعت ہی نہیں قال تعالیٰ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا۝ وہ حجاج جو ایسے مال کے مالک نہیں جو اُن کے دین و مسکن و فرش و ثیاب و فرس و سلاح و نفقہ عیال و اولاد صغار سے جانے آنے کی مدت تک زائد او بزاد راہ و راحلہ کے لیے کافی ہو زیر بحث ہی نہیں کہ اُن پر فرض ہونے کا تو کوئی بھی قائل نہیں یہانتک کہ خود نجدی بھی اور ہمارے خیال میں ایسے ہی حجاج اکثر و بیشتر ہوتے ہیں

ع وہذا کا تری علی اختیار ان الامن شرط وجوب الاداء ۱۲ منہ

کہ غربا ہی زیادہ جاتے ہیں امرا سے کون جاتا ہی الا ماشاء اللہ تو یہ ہے
وہ جو طبقۂ امرا سے ہیں تو اگر امن ہوتی اُن پر حج کرنا فرض ہوتا اب جبکہ یہ
بار بار ثابت ہو لیا کہ امن مفقود ہی فرضیت حج یا وجوب ادا کیونکر موجود ہے یہاں تو
ضرب و قتل بعض حجاج و نہب بعض اموال سائر حجاج ثابت ہی اگر ثابت نہ بھی ہوتا
تو یہ تو کسی سے مخفی نہیں کہ نجس ابن سعود اور اُس کی جماعت تمام مسلمانوں کو کافر
مشرک جانتی ہے اور اُن کے اموال کو شیر مادر سمجھتی ہی اُن کا یہ عقیدہ خبیثہ اور اُنکا
قتل و نہب مسلمین کا عادی ہونا ہی مسلمانوں کے اُن سے خوف ضرب و نہب و قتل و
غارت کا کافی ذریعہ ہی اور اب جبکہ وہ سب اُن خبثا نے کر کے دکھا دیا جسکی اُنکے
اُس ملعون عقیدے سے قوی امید ہو سکتی تھی تو اب تو عدم امن پر یقین کامل ہو گیا
جب ظن غالب ہی سقوط فرضیت یا عدم لزوم ادا کے لیے کافی ہی کہ ظن غالب فقہیات
میں ملتحق بالیقین ہے کما صرحوا به قاطبة تو یقین کامل تو اس سے بھی اعلیٰ ہے
اب فرضیت حج یا لزوم ادا کا حکم کیونکر ہو سکتا ہی **فتاویٰ خانیہ** میں ہے من الشرائط
الاستطاعة وهي ان يملك مالا فاضلا عن مسكنه وفرشه وثياب بدنه
وفرسه وسلاحه ونفقة عياله واولاده الصغار مدة ذهابه وايابه
وان كفى ذلك الفاضل للزاد والراحلة محملا او زاملة او شق محمل
كان عليه الحج **بدائع** میں ارشاد کیا اما تفسير الزاد والراحلة فهو ان
يملك من المال مقدار ما يبلغه الى مكة ذاهبا وجائيا راكبا لا ماشيا
بنفقة وسط لا اسراف فيه ولا تقتير فاضلا عن مسكنه وخادمه
وفرسه وسلاحه وثيابه واثاثه ونفقة عياله وخدمه وكسوتهم
وقضاء ديونه **ہندیہ** میں فرمایا وسوى ما يقضى به ديونه ويمسك
نفقة عياله ومرمة مسكنه ونحوه الى وقت انصرافه اليه في **محيط**

امام سرخسی میں ہے۔ یہاں تک کہ بعض علما نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص تجارت سے
معیشت کرتا ہو پھر وہ ایسے مال کا مالک ہو جو زاد سفر و راحلہ و نفقۂ عیال و اطفال
کے لیے وقت خروج سے واپسی تک کافی ہو اور راس مال تجارت بھی باقی رہے
جب تو فرض ہے اور اگر سب کو کافی ہو کر تجارت کا راس المال نہیں بچتا تو فرض نہیں
خانیہ میں نیز **علمگیری** وغیرہا میں فرمایا قال بعض العلماء ان کان الرجل
یعیش بالتجارۃ فملک مالا مقدار ما لو دفع منہ للزاد والراحلۃ لذہابہ
وایابہ ونفقۃ عیالہ واولادہ من وقت خروجہ الی رجوعہ ویبقی لہ
بعد رجوعہ رأس مال التجارۃ التی یتجر بہا کان علیہ الحج والا فلا۔
بدائع امام ملک العلما ابوبکر مسعود کاشانی میں ہے ان اللہ تعالی شرط الاستطاعۃ
ولا استطاعۃ بدون امن الطریق کما لا استطاعۃ بدون الزاد والراحلۃ
فتاوی علمگیریہ میں **تبیین الحقائق** امام فخر الملۃ والدین زیلعی سے ہے قال ابو اللیث
ان کان الغالب فی الطریق السلامۃ یجب وان کان خلاف ذلک لا یجب
علیہ الاعتماد۔ امام فقیہ النفس فخر الاسلام فخر الدین قاضیخاں نے حضرت امام فقیہ
ابو اللیث سے نقل فرمایا ان کان الغالب فی الطریق السلامۃ یفترض الحج
وان کان الغالب ہو الخوف والقطع لا یفترض یعنی اگر راہ میں سلامتی
(جان ومال) غالب ہو تو حج فرض ہے اور اگر غالب خوف وقطع ہو تو فرض نہیں **مجمع الانہر**
میں فرمایا المعتبر غلبۃ السلامۃ فی الطریق علی المفتی بہ **للہ انصاف**۔
کیا اس خبیث کے ایسے گندے ناپاک مظالم پر بھی خوف وقطع غالب نہ ہوگا تو پھر اور
کونسا وقت غلبۂ خوف وقطع کا ہوگا۔
آہ صد آہ یہ وقت آج اسلام ومسلمین پر نیا نہیں یہ مصیبت کبری وداہیۂ عظمی پیشتر
بھی ہو چکی ہے دور قرامطہ ملعونین میں بھی ائمہ وعلما نے سقوط حج کا فتوی دیا تھا امام کرخی نے

اُسوقت جو واجب جانا تھا وہ اسلیے کہ اُنکے خیالِ مبارک میں حاجیوں سے قرامطہ ملاعنہ کے شر کا
دفع ممکن تھا فتح القدیر میں اسکی تصریح فرمائی حیث قال لعلہ انہ رای ان الغالب اندفاع
شرھم عن الحاج۔ نہ یہ کہ دفع شر قرامطہ تو اُنکے نزدیک بھی ناممکن تھا مگر حج کو جانا پھر بھی واجب
تھا اعلیحضرت سیدی الوالد الماجد قدس سرہ نے جد الممتار میں فرمایا فاذا لم یغلب فلا شك فی عدم الافتراض
تو یہاں سے یہ نتیجہ نکلا کہ اگر دفع شر اشرار لئام ناممکن ہو تو کسی کے نزدیک بھی اُسوقت حج کرنا فرض نہیں
اب ہر وہ شخص جس کے سر میں دماغ دماغ میں عقل اور پہلو میں دل اور دل میں ذرہ سا انصاف
اور چہرے پر آنکھیں اور آنکھوں میں حق کی روشنی اور کان اور کانوں میں قوتِ سمع
موجود ہے دیکھتا سنتا سمجھتا اور اعتراف کرتا ہے کہ آج ان نجدیانِ نافرجام کے اس
فتنے کی روک تمام حاجیوں سے ممکن نہیں تو کس طرح اُن پر حج کرنا فرض ہوگا۔
تاریخ قتلِ حجاج نجدیہ سے ثابت اور جامع الرموز میں واقعات امام ناطفی سے
نقل کیا ان قتل بعض الحاج عذر فی ترك الحج یونہیں بزازیہ میں فرمایا قتل
بعض الحجاج عذر مالم یظهر الامن عن وقوع مثلہ یونہیں علامہ طحطاوی کے حاشیہ
مراقی الفلاح میں ہے قتل بعض الحجاج عذر یونہیں ابو السعود و طحطاوی علی الدر
میں ہے درمختار میں تصریح فرمائی کہ ان قتل بعض الحجاج عذر یعنی بیشک
بعض حجاج کا قتل ترکِ حج کے لیے عذر ہے اور جبتک امن نہ ہو عذر رہیگا۔ علامہ شامی
قدس سرہ السامی نے ردالمحتار میں زیر قول مذکور درمختار علامہ حموی سے نقل فرمایا
ای فی کل عام او فی غالب الاعوام وحینئذ فلا تکون السلامۃ غالبۃ
یعنی ہر برس یا غالب اعوام میں ایسا واقع ہوتا ہو تو اس وقت غلبۂ سلامت رہے
اس عبارت پر کوئی حامی نجدیان بغلیں نہ بجائے کہ دیکھیے ابھی نجدی قبضہ کو
بہت برس نہ ہوئیں (خدا جلد نجدیوں کو دفع فرمائے) جس سے کھلتا کہ اُنھوں نے
ہر برس بعض حجاج کو قتل کیا یا اکثر برسوں میں۔ کہ امن طریق کی بحث میں وہ

فرماتے ہیں جہاں ہرسال چوروں ڈاکوؤں کا ہونا ضرور نہیں نہ اکثر ہونا کچھ ضرور
تو غلبۂ سلامت اُس وقت تک نہ جائیگا جب تک ہرسال یا غالب اعوام میں قتل و
غارت واقع نہ ہو ہاں جب اکثر ہوگا تو غلبۂ سلامت نہ ہوگا کہ ظن غالب ہوگا کہ وہ
وہیں رہتے یا قوافل کی خبریں معلوم کرکے وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ ہم تو وہاں کلام کررہے
ہیں جہاں آج فتنہ انگیزوں مفتنوں کمینہ خصائل جنگلیوں نجدی وحشیوں نے پڑاؤ
ڈالدیے ہیں اور برابر قتل وغارت فتنہ وفساد کرتے رہتے ہیں۔ کیا کوئی شخص
کہہ سکتا ہے کہ جب حاجیوں کو یہ معلوم ہو کہ راہ میں ایسے قطاع کا مسکن ہے جو اُن کی
تاک ہی میں لگے ہوئے ہیں اور ہتھیار بند فنونِ حرب سے واقف بہت بڑے جتھے والے
لٹیرے جن سے ان کی کوئی پیش نہیں جائے گی ایک سال جاکر حاجی اُنھیں
دیکھ آور اپنے بعض قتل کرا آئے ہوں پھر بھی اُن پر حج کا ادا کرنا لازم ہے جبتک
اُن کے دفع کا اطمینان نہ ہولے کیا فتح القدیر کی ابھی وہ عبارت دیکھی کہ اد
سمعوا الخ وہ تو سمعوا فرماتے ہیں اور یہاں تو حجاج اپنی آنکھوں دیکھ آئے ہیں
اُس عبارت میں تو قتل وہلاک کا محض ظن غالب ہے تھا یہاں تو قتل وغیرہ آنکھیں
دیکھا ہے۔ یونہیں نجدی حیلوں کی گردن تو تلی کہ علامہ شامی نے اس کے بعد یہ
فرمایا کہ فیہ نظر فان غلبۃ السلامۃ لیس المراد بھا الکل احد بل للمجموع و
ھی لا تنتفی الا بقتل الاکثر او الکثیر اما قتل اللصوص لبعض قلیل من
من جمع کثیر سیما فیما اذا کان لتفریطہ بنفسہ وخروجہ من بینھم
فالسلامۃ فیہ غالبۃ۔ اب آپ غور فرمایئے کہ علامہ شامی نے جو نظر فرمائی اُس کا
منشا یہ ہے کہ مطلق بعض جس کا اطلاق اتنے قلیل پر بھی ہو سکتا ہے جس سے خوف
غالب نہ ہو اور غلبۂ سلامت باقی رہے جیسے کسی خاص سبب سے اِکّا دُکّا قتل ہوتا ہی
رہتا ہے اور ظاہر ہے کہ اُس سے نہ غلبۂ سلامت جاتا ہے نہ قلوب پر خوف غالب

ہوتا ہی عذر نہیں ہو سکتا ہاں جب قتل زیادہ ہو جائے اور غلبۂ سلامت نہ رہے
یعنی حالتِ معتاد سے وہ قتل متجاوز ہو جائے تو عذر ہوگا تو بعض سے مراد وہ
بعض ہوئے جن کے قتل سے غلبۂ خوف ہو جائے اور غلبۂ سلامت جاتا رہے
جیسا کہ ہر ذی عقل پر ظاہر ہے تو لاتنتفی الا بقتل الاکثر او الکثیر میں
کثیر واکثر سے مراد اکثر و کثیر فی نفسہ ہیں نہ اضافی جس کے یہ معنی ہوں کہ مقتولین
کی تعداد غیر مقتولین سے بڑھ جائے ظاہر ہی کہ اسے کوئی تسلیم نہیں کر سکتا ورنہ
کیا کوئی عاقل کہہ سکتا ہے کہ مثلاً بیس لاکھ حاجیوں سے جبتک پندرہ لاکھ
یا دس لاکھ سے کچھ زائد قتل نہ ہوں غلبۂ سلامت باقی ہی ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ یہیں علامہ شامی فرماتے ہیں نعم اذا کان القتل بمحاربۃ القطاع مع
الحجاج فھو عذر اذا غلب الخوف لما مر عن الفتح من انہ یشترط
عدم غلبۃ الخوف الخ اگر اکثر و کثیر سے مقابل قلیل مراد ہوتا تو علامہ قتل بالمحاربہ
میں بھی یہی فرماتے کہ وہی لاتنتفی الا بقتل الاکثر او الکثیر جب اس صورت
میں وہ بے اکثر و کثیر قتل کو عذر مانتے ہیں تو ہر ادنی سمجھ وال پر روشن ہی کہ اُن کی مراد
اکثر و کثیر سے فی نفسہ اکثر و کثیر ہی تھے جو قابل قلیل ہے اکثر و کثیر سے مراد وہ اکثر و
کثیر لینا جو قلیل کے مقابل ہو نرا جنون ہی کہ علامہ شامی کی وہ نظر بعینہٖ صورت
قتل بمحاربہ میں بھی ویسے ہی جاری اور اسے وہ بے اکثر و کثیر تسلیم فرما رہے ہیں
یہاں بھی تو کوئی کہنے والا کہہ سکتا ہی کہ غلبۂ سلامت ایک کے لیے مراد نہیں بلکہ
مجموع کے لیے اور وہ اُس وقت تک منتفی نہ ہوگا جب تک محاربہ قطاع سے
کثیر یا اکثر نہ قتل ہوں۔ الحمد للہ ہر فہیم پر روشن ہے کہ یہ عبارت شامی نعم
اذا کان القتل بمحاربۃ القطاع مع الحجاج فھو عذر الخ نجدیہ کی رگ
جان قتل کر رہی ہے یعنی محاربہ ایسی چیز نہیں جو کا لمعتاد ہوا ور چوروں کا

للہ سے کسی ایک آدھ کو قتل کردینا مثل معتاد ہو کر اکثر ہوتا ہے اور اس سے
غلبۂ خوف نہیں ہوتا نہ غلبۂ سلامت جاتا ہے بلکہ اسی طرف اُن کا یہ ارشاد بھی ناظر
ایضاً فانما یحصل من الموت لقلۃ الماء وھیجان السموم اکثر مما یحصل
بالقتل باضعاف کثیرۃ - اس میں علامہ نے صاف کردیا کہ اگر معتاد قتل ہوجا
بھی رافع غلبۂ سلامت مانا جائے تو قلتِ ماء و ہیجانِ سموم وغیرہ سے جو اموات
کثیرہ واقع ہوتی ہیں وہ بدرجۂ اولیٰ رافع غلبۂ سلامت ہونگی واذ لیس فلیس
علاوہ بریں علامہ شامی کی یہ عبارت امن طریق کے بارے میں ہے یعنی راہ میں
احیاناً اگر قتل واقع ہو تو غلبۂ سلامت بقتل اکثر یا کثیر ہی منتفی ہوگا یہ وہاں سے
کسی طرح متعلق نہیں جہاں پہلے سے معلوم ہے کہ شوکت والا گروہ ہے جس سے
حاجی اپنے آپ کو ضعیف پاتے ہیں۔ کیا نہ دیکھا کہ علامہ شامی نے وہ عبارت
فتح استفتاء نقل فرمائی جس میں ہے او سمعوا ان طائفۃ تعرضت للطریق
ولھا شوکۃ الخ یہاں اکثر تو اکثر ایک بھی قتل نہیں اور غلبۂ سلامت مفقود اور
غلبۂ خوف موجود اگر علامہ شامی کا وہ ارشاد یہاں سے بھی متعلق مانا جائے تو کیا
اُنکے کلام میں کھلا تناقض مانا جائیگا اور سب جانے دو تو ما نحن فیہ میں بھی
تو معلوم ہی ہے کیا مصری حجاج پر نجدیوں کا حملہ اور اُس میں حجاج کا قتل کوئی چھپی
ڈھکی بات ہے اور ہمارے یہاں کے متعلق علامہ شامی ہی کی تصریح ابھی گزری بھاری بھاری
محصول جبراً لینا اُس کا معلوم اور منسک متوسط میں گزرا من خاف من قطاع
الطریق او مکاس او مناع لم یلزمہ اھ مختصراً۔ اور امام ابوبکر جصاص اور امام
ابوالفضل کرمانی اور امام ترجمانی اور امام وبری اور امام عبداللہ بلخی اور امام ابن شجاع
وغیرہم ائمہ کے اُس فتوائے سقوط فرضیت حج کی وجہ بھی علمائے کرام نے یہی تحریر
فرمائی ہے کہ بے رشوت دیے کام نہ چلتا تھا اور رشوت دینا ناجائز اور

جس طاعت میں کسی محظور و منکر کا ارتکاب کرنا پڑے وہ مرتفع ہوجاتی ہے مضمرات
و فتاوی قاضیخاں و فتح القدیر و بزازیہ وغیرہا کتب معتمدہ معتبرہ میں ایسا ہی
فرمایا۔ نیز جامع الرموز میں ہے انما قالوا ذلک لانہ لا یتوصل الی الحج الا بالرشا
فتکون سببا للمعصیۃ و متی یؤل الامر الی ھذا یرتفع الطاعۃ ۔ امام
ابو الفضل کرمانی نے فرمایا کہ لو لم یتمکن من المضی و سلوک الطریق الا بدفع
شئ من مالہ و نفقتہ کالمکس و نحوہ قال بعض اصحابنا ھو عذر و
لا یجب الحج حتی انھم قالوا یاثم بدفع ذلک الی الظلمۃ و یجوز لہ
ان یرجع من المکان الذی یؤخذ منہ المکس و الخفارۃ ای قبل الاخذ
منہ یعنی اگر راہ روی پر بے ظالموں کو اپنے مال و نفقہ سے کچھ دیے قدرت
نہ پائے جیسے مکس وغیرہ ہمارے بعض اصحاب نے فرمایا یہ عذر ہے اور (اسوقت) حج
واجب نہیں یہاں تک کہ ان فقہائے کرام نے تصریح فرمائی کہ ظالموں کو کچھ دینے پر
گناہگار ہوگا اور اسے یہاں جہاں مکس وغیرہ لیا جاتا ہو اخذ سے پہلے واپس ہوجانا جائز ہے
قنیہ و مجتبیٰ میں ہے کہ امام وبری نے ارشاد کیا للقادر علی الحج ان یمتنع منہ
بسبب المکس الذی یؤخذ من القافلۃ و کذا لو کان فی الطریق خفارۃ
یہاں شاید کوئی کہنے والا کہے کہ کتب معتمدہ معتبرہ میں اس کے معارض بھی ہے مثلاً
جامع الرموز ہی میں منیہ سے نقل کیا لا یمنع الحج بالمکس فانہ لا یخلو قافلۃ
عن ذلک فلو سقط الحج بمثل ذلک ارتفع العمل بقولہ تعالی للہ علی
الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا بزازیہ میں فرمایا والامام الکرخی
و بعض فقہائنا لم یرضوا بہ و المختار عدم السقوط لان البادیۃ و
الطریق ما خلت عن آفۃ و مانع ما و انی یوجد رضاء اللہ تعالی و زیارۃ
الاماکن بلا مخاطرۃ نیز اسی میں فرمایا و اختلف ان الامن ھل یرتفع با

کفایات فی الطریق وقد ذکرناہ۔ ہماری نظر میں یہ نصوص ضرور ہیں اور قنیہ
میں اسی پر اعتماد کیا اور مجتبیٰ میں اسی کو معتمد ٹھہرایا اور بزازیہ میں اسی کو مختار رکھا اور
منہاج میں اسی پر فتویٰ بتایا مگر بحث سے یہ بھی خالی نہیں رد و قدح یہاں بھی موجود
بات یہ ہے کہ منشائے اختلاف صرف اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ اُن حضرات کرام نے اس
بنا پر کہ مکس رشوت ہے اور رشوت جس طرح لینا حرام یونہیں دینا بھی اور طاعت جب
سبب معصیت ہو فرض نہیں رہتی مطلقاً مکس وغیرہ کو عذر ٹھہرادیا یہ حضرات اس سے
راضی نہیں ہوئے کہ اگر مکس وغیرہ لینے کی صورت یہ ہو کہ آدمی مضطر ہو جائے تو اس
صورت میں اُس پر اثم نہیں اور جب اثم نہ رہا تو طاعت سبب معصیت نہ ہوئی تو مرتفع
نہ ہوئی جب مرتفع نہ ہوئی تو جانا لازم ہوا انھوں نے اسلیے مکس وغیرہ ہوتے ہوئے بھی
دیکر جانا لازم قرار دیا ہاں اداے مکس پر قادر ہونا لازم جانا تو بظاہر یہ بات ہونی چاہیے
تھی کہ ان کے نزدیک حالتِ اضطرار میں مکس عذر نہ ہوتا اور حالتِ التزام
میں ہوتا کہ حالتِ اضطرار میں ارتفاعِ اثم ہے نہ حالتِ التزام میں مگر جیسے
اُن حضرات نے مطلقاً مکس کو کوئی بھی حالت ہو عذر ٹھہرادیا یونہیں اُنھوں
نے کوئی بھی حالت ہو اضطرار خواہ التزام سب میں کہدیا کہ مکس عذر نہیں
یجب الحج وان علم انه یؤخذ منه المکس۔ امام ابن الہمام نے بھی
یہی فرمایا تھا کہ ثم لا اثم فی مثله علی الآخذ لا المعطی۔ اسپر
علامہ شامی نے علامہ ابن کمال پاشا رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک نفیس اعتراض
نقل کیا شامی میں فرمایا واعترضه ابن کمال باشا فی شرحه
علی الهدایة بأن ما ذکر فی القضاء لیس علی اطلاقه
بل فیما اذا کان المعطی مضطرا بأن لزمه الاعطاء ضرورة
عن نفسه وماله اما اذا کان بالالتزام منه فبالاعطاء

ایضاً یأثم وما نحن فیہ من ھذا القبیل واقرہ فی النہر
امام ابن ہمام نے جو یہ فرمایا کہ رشوت دینے کا گناہ نہ ہوگا لینے والے پر
ہوگا جیسا کہ کتاب القضا میں تقسیم رشوت سے معلوم ہو لیا اس پر علامہ
ابن کمال پاشا نے یہ اعتراض فرمایا کہ کتاب القضاء میں جو مذکور ہوا ہے
وہ مطلق نہیں بلکہ اثم نہ ہونا اُس صورت میں ہے جبکہ دینے والا مضطر ہو
کہ اُسے اپنی جان یا مال کی حفاظت کے لیے اعطار لازم ہو گیا ہو لیکن اگر
دینے والے نے اس کا التزام کیا ہو تو دینے والا بھی آثم ہوگا اور ہم جس میں
کلام کر رہے ہیں وہ اسی قبیل سے ہے۔ اور نہر میں اسے برقرار رکھا۔
علامہ ابو السعود سے اس اعتراض کا ایک جواب بھی رد المحتار میں نقل فرمایا ہے
حیث قال واجاب السید ابو السعود بانہ ھنا مضطر لاسقاط الفرض
عن نفسہ یعنی دینے والا اپنے نفس سے اسقاط فرض کے لیے مضطر ہے۔
اعلیحضرت قبلہ سیدنا الوالد الماجد قدس سرہ ربہ الواحد نے اس جواب پر اپنے حاشیہ
جد الممتار علی رد المحتار میں یہ ارشاد کیا ھذا اول الکلام فانھم یقولون اذا فترض
اذن للتوقف علی ارتکاب حرام یعنی ہ

آئی کہاں سے گردش پرکار پاؤں میں	پھر پھر کے دائرے ہی میں رکھتے ہیں ہم قدم

یہ تو جہاں سے چلے تھے وہیں آگئے۔ یہ تو اول کلام ہی اسلیے کہ وہ حضرات اس قسم
فرض ہی کب مانتے ہیں جس طاعت کا ارتکاب حرام پر توقف ہو وہ مرتفع ہی فرض
نہیں۔ نیز التحریر المختار حاشیہ ردالمحتار میں بھی اس کے مصنف نے فرمایا ھذا
الجواب یستقیم علی روایۃ ان الامن شرط لوجوب الاداء لا للوجوب
اس کا بھی حاصل وہی ہے کہ وہ حضرات تو امن کو شرط وجوب فرماتے ہیں اور یہ
جواب اس شرط پر ٹھیک نہیں۔ یونہی در مختار میں جو فرمایا مع امن الطریق

دلو بالرشوۃ۔ اسے خود اُنھوں نے فرما دیا کہ علی ما حققہ الکمال۔ یعنی امام ابن ہمام کی تحقیق کی بنا پر۔ اور اُن کی وہ تحقیق ابن کمال پاشا اور نہر کے اعتراض سے مخدوش ہو گئی تو در مختار اور طحطاوی وغیرہ کا دلو بالرشوۃ فرما دینا بھی۔ علامہ رملی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بہت خوب ارشاد فرمایا وان کان الاثم علی الآخذ لکن وجود الضرر العائد علی المعطی فی مالہ صیرہ عذرا فی ترک الحج۔ یعنی اگرچہ گناہ لینے والے پر ہی لیکن معطی کے مال میں جو ضرر عائد ہے اس نے اُسے ترک حج کا عذر کر دیا۔ یہی علامہ رملی مقطع کا بند تو یہ ارشاد کرتے ہیں کہ ولو صح ھذا لزم الحج مع تحقق القتل والنھب۔ اگر یہ صحیح ہو تو ضرور حج مع تحقق قتل و نہب لازم ہو اسی لیے **جامع الرموز** میں یہ دونوں قول نقل کرکے کہا فالاعتماد علی ما قال الفقیہ ابو اللیث انہ ان غلب سلامۃ الطریق ففرض والا فساقط۔ اگر سلامت جان و مال غالب ہے تو فرض ورنہ ساقط۔ تنبیہ: مسئلہ اگرچہ بہت مختلف فیہا ہو مگر ہم کہتے ہیں کہ ہنگام ضرورت جب دوسرے مذہب کے امام کے قول پر عمل کی اجازت ہو تو کیا اپنے مذہب کے ایک ایسے قول پر عمل حرام ہوگا جو کسی ایک عالم کا قول نہیں بلکہ بہت سے کبار ائمہ و علما کا قول ہو اور ضرورت بھی کیسی عظیم دینی ضرورت۔ آہ آج ابن سعود جو شنیع و خبیث فتن برپا کر رہا ہے وہ کیا کسی سے مخفی ہیں۔ اُس کے فتنہ و فساد کے شکار علما و ائمہ ہی نہیں عامۂ مسلمین ہی۔ آہ۔ اس زمین کی سطح بالا ہی تک اس کے فتنے نہیں بلکہ وہ مقدس ہستیاں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و آل و ازواج و اہلبیت اطہار حضور نبی کریم علیہ ثم علیہم الصلوٰۃ والتسلیم جن میں اکثر کو خود بنفس نفیس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے سپرد خاک فرمایا تھا جو قرنوں سے زیر زمین آرام فرما تھیں انھیں اس ظالم جابر نے وہاں بے چین کیا ان

اُن پر ظلم و ستم کیے کہ اُن کے مزارات طیبہ بے نام و نشان کر دیے یہی نہیں پاک قبور
میں بندوقیں ماریں گولیوں سے انھیں چھلنی کر دیا نجدی وحشیوں نے اُن میں پیشاب کیا
اور معاذ اللہ انھیں مرزلہ بنا دیا۔ اتنا ہی نہیں کہ مقابر و مآثر و مساجد ڈھا کر اور مسلمانوں کے
مال و جان لوٹ کر وہ بیٹھ جاتا ابھی اُسے صبر نہیں آیا۔ آہ۔ آج وہ کعبۂ دل ڈھانے کی
شب و روز فکریں کر رہا ہے مسلمانوں کے ایمان لوٹنا چاہتا ہے وہ ضلالت و گمراہی کی کتاب
پلید برعکس نہند نام زنگی کافور کی صحیح مصداق مسمے بہ کتاب التوحید مکہ معظمہ میں چھپا کر تقسیم
کر رہا ہے۔ اس ظلم کی کچھ انتہا ہے۔ یہی نہیں کہ اُس کا یہ فتنہ مکہ معظمہ کے ساکنوں ہی تک
محدود ہو بلکہ اُس کے گفض صیاد ایام حج میں حاجیوں پر اپنے پُر از مکر و فریب دام پھینکتے
اور اُس جہل و زور و گمراہی و ضلالت کے جال میں اُنھیں پھانسنا چاہتے ہیں۔ کیا کوئی
ایسی جگہ جانا لازم جانیگا جہاں نہ صرف اُس کے مال کے دشمن ہوں بلکہ جانی دشمن
ہوں نہ صرف جان کے لیوا ہوں بلکہ ایمان کے اعدا ہوں کیا اپنے جان و مال و ایمان
کی حفاظت فرض نہیں کیا ایسے دشمن کو جو نہ صرف اپنا دشمن ہو بلکہ اُن اسلاف کرام کا
بھی جنھیں اس جہان سے گزرے صدیں ہو گئیں نہ صرف اُن کا بلکہ اللہ و رسول کا کھلا
دشمن ہو اُسے طاقت و قوت پہنچانا کچھ برا نہیں۔ یہ حدیث من لم یمنعہ من الحج حاجۃ
ظاہرۃ او سلطان جائر او مرض حابس فلیمت ان شاء یہودیا او نصرانیا
اپنے اطلاق سے ہماری مؤید ہے نیز جامع الرموز میں جواہر سے ہے مع امن الطریق
ای مع ظن مرید الحج ان طریقہ امن من العصیان والقتل وغیرہما فان علم
انہ لم یأمن غالبا یجوز تاخیرہ کما فی الجواہر الاتری ان ابا بکر الوراق
خرج حاجا فلما ذہب مرحلۃ قال لاصحابہ ردونی فقد ارتکبت سبع مائۃ
کبیرۃ فی مرحلۃ واحدۃ فردوہ۔ مع امن طریق کے یعنی حج کے ارادہ کرنیوالے
کا غالب گمان یہ ہو کہ اُس کا راستہ عصیان و قتل وغیرہا سے پاک ہے۔ پھر اگر گمان

طالب پر جاننے کہ راہ میں امن نہیں تو تاخیر جائز ہے جیسا کہ جواہر میں ہے اسکے بعد حضرت
ابوبکر صادق قدس سرہ کا واقعہ ہے کہ وہ حج کے ارادے سے ایک حلہ تک تشریف
لائے پھر بخوف غلبۂ عصیان اپنے اصحاب سے فرمایا مجھے واپس کردو۔ کیا آج کوئی
عصیان سے انکار کر سکتا ہے۔ کیا ابن سعود کے بازو قوی کرنا اُس مخذول و مطرود
کے نیچے حرمین محترمین پر اور زیادہ جمنے کا سبب ہونا اور سانپ کو دودھ پلانا یہ کوئی
ہلکی بات ہے بالجملہ روشن نصوص واضح جلیہ جلیلہ سے یہ امر ظاہر و باہر ہو گیا کہ جب تک
نجدی لعین علیہ ما علیہ کا فتنہ حجاز مقدس میں ہے اُس وقت تک حج یا ادائے حج فرض نہیں
اے ہمارے رب بطفیل سید العجم والعرب اس فتنہ کو جلد دور فرما۔ الٰہی تجھے تیرے
محبوب کا واسطہ دیکر ہم عاجز گنہگار ذلیل و نابکار بندے عرض گزار ہیں کہ ہمارے
اعمال بد پر نظر نہ فرما ع بر ما منگر بر کرم خویش نگر۔ اپنے کرم سے ہماری دعائیں قبول کر
اے منتقم جبار جلد سے جلد ابن سعود مخذول و مطرود اور اُس کے ہر حامی نامحمود نامسعود
کو عاد و ثمود کی طرح ہلاک فرما الٰہی جلد از جلد اپنے اور اپنے حبیب پاک صاحب لولاک
کے دیار پاک کو ان نجسوں کی نجاستوں سے پاک فرما اُن لعینوں پر اپنے قہر و
غضب کی بجلیاں گرا اللّٰھم شتت شملھم وفرق جمعھم وافسد تدابیرھم
ودمر اعمارھم ودمرھم ودیارھم اللّٰھم مزقھم کل ممزق اللّٰھم خذھم
[illegible] اس واضح بیان روشن تبیان سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ
جو اس مدت تک حج نہ کریں گے جب تک بعونہ وکرمہ تعالیٰ فتنۂ ملعونۂ نجدیہ کا
استیصال ہو اور استیصال فتنہ سے پہلے اُن کا وقت آجائیگا وہ آثم نہ مریں گے
جبکہ اس فتنۂ ملعونہ سے پہلے اُن پر حج فرض نہ ہو لیا اور انھوں نے وقتِ ادا
نہ پایا ہو۔ کہ اس فتنہ کے بعد سے جب تک یہ فتنہ رہے اوپر معلوم ہو چکا کہ فرضیت
یا الزام ادا ساقط ہے گناہ تو جب ہو کہ اُن پر واجب بھی ہوا ہو تو اُن کے نزدیک وہ

گنا ہگار ہیں جو وجوب علی التراخی مانتے ہیں نہ اُن کے نزدیک جو وجوب علی الفور کے
قائل ہیں کہ علی الفور یا علی التراخی واجب تو مستجمع شرائط ہی پر ہوگا اور جب شرط مفقود
وجوب مفقود۔ ہاں وہ جن پر اس فتنہ سے پہلے واجب ہوا اور انھوں نے قبل از
فتنہ اُس کی ادا کا وقت پایا اور ادا نہ کیا اُن کے نزدیک جو وجوب علی الفور کے
قائل ہیں آثم ٹھہر ہی گئے اور جو وجوب علی التراخی بتاتے ہیں اُن کے اس بارے
میں تین قول ہیں ایک یہ کہ وہ آثم نہ ہونگے اسلیے کہ جب تاخیر جائز ٹھہری تو انھوں نے
کسی محظور کا ارتکاب نہ کیا۔ دوسرا یہ کہ آثم ہونگے کہ جواز تاخیر نہ تھا مگر بشرط سلامت
وادا اور یہی اصح الاقوال ہے اور تیسرا یہ کہ اگر خوف فقر و ضعف و کبر تھا اور حج نہ کیا
یہانتک کہ مر گیا تو آثم ہوا اور اگر موت نے اچانک آلیا تو نہیں۔ اور وہ جسے قرب
موت کا امارات و علامات ظن غالب تھا اور حج کو جب نہ گیا اور اب مر گیا تو بالاتفاق
آثم ٹھہریگا مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے قال الکرمانی لو لم یحج حتی مات
فہل یأثم بذلك فیه ثلثة اوجه احدها انه لا یأثم بذلك لانا جوزنا
التأخیر فلم یکن مرتکبا محظورا بعد ذلك والثانی انه یأثم لانا جوزنا
التأخیر بشرط السلامة والاداء وهذا اصح الاقوال والثالث ان خاف
الفقر والضعف والکبر فلم یحج حتی مات یأثم وان ادرکته الموت
فجأة قبل خوف الفوات لم یأثم واما اذا ظن الموت بالامارات فیأثم
بالفوات اتفاقا لان العمل بدلیل القلب واجب عند فقدان غیره۔
مقتضائے احتیاط یہ ہے کہ جن پر فتنے سے پہلے واجب ہوا وہ اور جن پر اب
واجب ہوا ان میں سے جس جس کا اس عرصہ میں وقت آتا جائے وہ وصیت حج
کرتا جائے۔ رہا فسق تو وہ قائلین وجوب علی الفور کے نزدیک بھی فوری نہیں کہ
تاخیر کے ساتھ ہی فوراً مرتکب فاسق ہو جائے بلکہ بعد اصرار۔ اُسی میں منح الغفار

سنۃ و ینبغی ان لا یصیر فاسقا مردود الشہادۃ علی قول ابی یوسف المعتمد بل لا بد ان یتوالی علیہ سنون لان التاخیر فی ہذہ الحالۃ صغیرۃ لانہ مکروہ تحریما و لا یصیر فاسقا بارتکابہا مرۃ بل لا بد من الاصرار علیہا و ہذا ظاہر جدا لما تقرر ان الفوریۃ ظنیۃ لان دلیل الاحتیاط ظنی

یہاں کے نجدیانِ بدلگام جو آج اس حال میں فرضیتِ حج یا لزومِ ادا کی بانگ بے ہنگام محض نجدیت کے سبب اُبھار رہے ہیں خصوصاً بعض وہ جو زمیندار میں کالم کے کالم سیاہ کرا رہے ہیں اور ایڑی چوٹی کے زور لگائے جا رہے ہیں اور یوں اپنے آقائے نعمت ابن سعود کی نمکخواری کا حق ادا کرنا چاہتے ہیں ذرا یہ دیکھیں کہ نجدی بھی اس سے اختلاف نہیں کر سکتا کہ امن شرطِ فرضیتِ حج ہی ورنہ آج سے پہلے کیا جتنے نجدی مر گئے اور اس لیے انھوں نے حج نہ کیے کہ مکہ معظمہ شریف حسین کے پاس تھا کیا وہ اس کے نزدیک تارکِ فرض رہے اور بدتوں حج نہ کر کے فاسق فاجر مرے۔ اگر تمہارے نزدیک نجدیوں کے لیے ترکوں یا شریف حسین کے قبضے میں مکہ معظمہ ہونا اور نجدیوں کو اُن سے محض بدگمانی کی بنا پر خوفِ قتل و نہب ہونا اُن سے فرضیتِ حج ساقط کرتا ہی تو ہمارے لیے ظلم نجدی جس کے مظالم ظاہر و عالم آشکار ہیں ایسے مفتن کا وہاں ہونا کیوں عذر نہیں ہو سکتا وہ فرق بتاؤ۔ الحمد للہ یہ ان مونہہ زوروں کے مونہہ پر ایسا بھاری پتھر ہے جس کے سبب گھٹ گھٹ کے رہ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ چاہے تو لب تک نہ ہلا سکیں گے۔

اپنے مسلمان بھائیوں سے گزارش

گرامی برادران۔ یہ تو آفتاب نصف النہار کی طرح ہر ذی عقل پر روشن

وآشکار ہو لیا کہ ان دنوں آپ پر حج فرض نہیں یا ادا لازم نہیں تاخیر روا ہے
اور یہ ہر مسلمان جانتا ہے اور اپنے سچے دل سے مانتا ہے کہ اس نجدی علیہ ما علیہ
کے اخراج کی ہر ممکن سعی کرنا اُس کا فرض ہے۔ اور یہ بھی ہر ذی عقل پر واضح ہے
کہ اگر حجاج نہ جائیں تو اُسے تارے نظر آ جائیں نجدی سخت نقصان عظیم اٹھائیں
اُن کے پاؤں اکھڑ جائیں آپ کے ہاتھ میں اور کیا ہے یہی ایک ایسی تدبیر ہے جو
انشاء اللہ کارگر ہوگی اب آپ ہی پر فیصلہ ہے کہ آپ کو کیا کرنا ہے۔ مسلمانو
تم میں سے وہ جن پر حج نجدی بھی فرض نہیں بتا سکتے مثلاً وہ عورتیں جو اتنی ثروت و استطاعت
تو رکھتی ہیں یا جتنی وجوب حج کے لیے درکار مگر انھیں محرم نہیں ملتا جس کے ساتھ وہ حج کو
جائیں یا وہ گدا اگرچہ مانگ کر حج کو جاتے ہیں ان کو تو اس طرح جب کبھی جائیں جانا جائز ہی
نہیں۔ خصوصاً اس وقت یوہیں وہ لوگ جو کچھ مال تو رکھتے ہیں مگر اتنا نہیں جس کے سبب
اُن پر حج فرض ہو وہ اپنے زن و فرزند کو یوہیں چھوڑ جائیں حقوق العباد میں گرفتار ہو کر
اپنے بی بی بچوں کا پیٹ کاٹ کر خود اپنی ضروریات روک کر وہ بھی ایسے وقت اُس ظالم
نجدی علیہ ما علیہ کو اُس روپے سے جو یوں جمع کیا ہے اور اپنی بی بی بچوں کا حق ہو مدد پہنچائیں
کیا کوئی نجدی بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ بے محرم جو عورت حج کو جائے اُسکے قدم قدم پر گناہ
نہ لکھا جائے۔ کیا کوئی وہابی بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ مانگ کر حج کو جانا روا ہے۔ یا وہ مال جو بی بی
بچوں اور اپنی ضرورتوں سے فارغ نہ ہو اُس مال کو لیکر بی بی بچوں کو یوہیں چھوڑ کر چلا جانا جائز
ہے کیا ایسوں سے معاذ اللہ یہ سوال نہیں ہو سکتا کہ جب تم پر حج فرض نہ تھا تو تم نے
وہاں جا کر ہمارے اور ہمارے محبوبوں کے دشمنوں کو کیوں مدد پہنچائی۔ رہے وہ جن پر
اس ہوتی تو حج کو جانا لازم ہوتا وہ بھی اُس دن سے خوف کریں کہ وہ رحمٰن جو تمہارا دیان
بھی ہے اگر اُن سے سوال کرے کہ جب تمہیں التوا و تاخیر کی اجازت تھی۔ ہمارے
بندگانِ خاص تمہارے اماموں ابوبکر جصاص و ابو الفضل کرمانی و عبد اللہ بلخی و ابن

طباع اور اولیٰ رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہمارے ناچیز بندے تمہارے خادم غلام
مصطفیٰ رضا نے تم تک پہنچا دیا تھا پھر بھی تم نہ مانے اور تم نے ہمارے اور ہمارے
حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں کو اپنے مال لٹوا کر مدد پہنچائی ہمارے
مقدس شہروں پر اُن کا نجس قبضہ اور بڑھا دیا۔ تو تم کیا جواب دو گے والعیاذ
باللہ سبحٰنہ وتعالیٰ۔ حج کو جو مسلمان جائیگا اور حج کر لیگا حج تو ہو جائیگا مگر ہر
عاقل کے نزدیک طاعت ایسے طور پر کرنی چاہیے جس سے اللہ عزوجل راضی
ہو طاعت سے جو مقصود ہے وہ حاصل ہو نہ کہ یوں کہ معاذ اللہ معاصی پر شامل ہو۔
یہ تھا حق کا پیام آگے آپ جانیں اور آپ کا کام والسلام خیر ختام هکذا ینبغی الجواب
واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ شانہ اعلم بالصواب الیہ المرجع والمآب فی کل فصل
وباب صلی اللہ رب الارباب وسلم الرحیم التواب علی نبینا الاواب
مع الآل والاصحاب الی یوم الحساب۔

کتبہ عبدہ المذنب الفقیر مصطفیٰ رضا محمد القادری البرکاتی النوری الرضوی البریلوی غفر لہ مولاہ
العلی القوی وحقق امله واصلح عمله بفضله ... الولی آمین

تصدیقات علمائے کرام بریلی

الحکم الحکم والعلم عند من له العلم
الفقیر محمد حامد رضا القادری النوری الرضوی
غفرلہ

لقد اصاب المجیب

رحم الٰہی غفرلہ مدرس مدرسہ اہلسنت وجماعت بریلی

صح الجواب

الفقیر القادری محمد عبد العزیز غفرلہ رضوی

مدرس مدرسہ اہلسنت وجماعت بریلی

الجواب ھو الصواب

رضا حسن عفی عنہ بریلوی (دبیر کامل و فاضل ادب لکھنؤ یونیورسٹی)

الجواب صواب سبیل تا المجیب مثاب

فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہ

الجواب صحیح وصواب المجیب نجیح ومثاب۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصدق والصواب۔

کتبہ محمد ضیاء الدین التلہری المکنی بابی المساکین عفا عنہ رب العٰلمین

لقد اصاب المجیب

عبد الرحمن قادری رضوی غفرلہ

للہ در المجیب

فقیر تقدس علی رضوی غفرلہ خادم طلبہ و نائب مدیر دار العلوم منظر اسلام بریلی

صح الجواب المجیب لقد اصاب

فقیر عبد العزیز قادری رضوی مصطفوی متعلم مدرسہ منظر اسلام

لقد اصاب المجیب

فقیر محمد زبیر احمد غفرلہ

اصاب من اجاب

محمد حسنین رضا قادری بریلوی

الجواب الجواب وھو الحق الصواب

فقیر ابو الانوار سید محمد شرف الدین اشرف اشرفی جیلانی جائسی عفی عنہ

المجیب مصیب جزاہ اللہ الحسیب

فقیر احسان علی مظفرپوری ۔ جمادی الاخری ۱۳۷۵ھ مدرس مدرسہ منظر اسلام بریلی

الجواب صحیح والمجیب نجیح
فقیر غلام جیلانی اعظمی عفی عنہ

لقد اصاب من اجاب اجاد سیدنا
فی ما اجاب
العبد الکئیب الاواہ اسیر الحسن راجی رحمۃ
ربہ ذی المنن الفقیر محمد ابرار حسن خادم الافتاء
فی دار العلوم منظر الاسلام الکائنۃ فی بلدۃ
بریلی

المجیب المجیب قد اجاد فیما اجاب
وافاد واطاب فیما افاض واصاب واللہ
تعالیٰ اعلم بالصواب غفر لہ محمد ابراہیم
رضا القادری الرضوی الحامدی
البریلوی غفر لہ مولاہ القوی امین
خادم طلبۃ العلوم من دار العلوم
منظر اسلام بلدہ بریلی۔

صح الجواب بلا اشتباہ وارتیاب
والمجیب مصیب مثاب واللہ اعلم
بالصواب
احقر محمد کامل غفرلہ

الجواب صحیح وخلافہ قبیح
محمد ثابت علی نقشبندی خلیل آبادی غفرلہ

...عام مسلمانوں کے بارے میں ابن سعود
کے اعتقاد اور اس کے افعال حرکات
فتنہ وفساد کی وجہ جب کہ مسلمان مخدوش
ہیں اور اپنی جان ومال عزت آبرو کے
متعلق اس کے اعتقادات کی وجہ سے
غیر مامون ہیں تو اس بلا ومصیبت کے
دفع ہونے تک انتظار کریں اور اللہ
تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ اس مصیبت
کو مسلمانوں سے دفع فرما کر انہیں حج
وزیارت کا اطمینانی موقع دے آمین
محمد ظفر الدین قادری رضوی بہاری مجیبوی
غفر اللہ المولی القوی

الحمد للہ ما اجاب بہ مولٰنا المحقق
واستاذنا المدقق ادام اللہ وجودہ
وجودہ ومد ظلہ فہو الحق بلا فریۃ
وخلافہ باطل بلا مریۃ واللہ سبحٰنہ
وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم
حررہ الفقیر ابو الفرح عبد الحامد
محمد علی السنی الحنفی الرضوی الحامدی
غفر لہ ذنبہ الجلی والخفی مولاہ العلی
القوی۔ آمین

الحکم بالتواتر الجواب صحیح والمجیب نجیح
فقیر حشمت علی غفرلہ الولی سنی حنفی بریلوی

تصدیقات علمائے کرام اجمیر شریف

محمد یانِ لئام کا یہ مشہور عقیدہ ہے کہ اپنے
ہم عقیدہ کے علاوہ تمام مسلمانوں کو کافر
مشرک مباح الدم جانتے ہیں مسلمانوں کے
جان و مال تلف کرنا اچھا سمجھتے ہیں حدیث
میں بھی ان کے بارے میں ارشاد ہوا
یقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل
الاوثان۔ ان کی علامت ہے کہ مسلمانوں کو
قتل کریں گے اور بت پرستوں سے تعرض
نہ کریں گے۔ امنت باللہ ورسولہ صدق
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب
ان بدکرداروں کے یہ عقائد و اقوال و افعال
ہیں تو نرا احمق وہ جو کہے کہ شیر کے کٹہرے
میں بھی انسان کے لیے امن ہے اگر اسی کو
امن کہا جائے تو سلامتی کی صورت مفقود
اور امن کی شرط بے فائدہ۔ اور جب
ان کی حکومت میں مسلم کے لیے امن نہیں
تو شرط فرضیت حج معدوم۔ مسلمان پنجوقتہ
دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس قرن الشیطان
اور اس کے متبعین کو جلد فنا کرے کہ امن
ان کے ساتھ حج و زیارت نصیب ہو
ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
کتبہ الفقیر ابو العلا محمد امجد علی الاعظمی
الرضوی عفی عنہ

ذالک کذالک انی مصدق لذالک
فقیر ابو الضیا محمد ضیاء الدین احمدی نعمانی
مصطفوی رضوی قادری جیلانی

تصدیقات علمائے کرام مارہرہ شریف

الجواب صحیح
فقیر اسمعیل حسن عفی عنہ قادری احمدی برکاتی
مارہری خادم آستانہ و سجادہ برکاتی آل احمدی

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم
فقیر اولاد رسول محمد میاں القادری البرکاتی
غفر لہ

[مہر]

تصدیقات علمائے کرام کچھوچھہ شریف

اصاب من اجاب
عبدہ فقیر سید ابو احمد المدعو محمد علی حسین
الاشرفی الجیلانی الکچھوچھوی فیض آبادی

المجیب مصیب
فقیر ابو المحمود سید احمد اشرف اشرفی
جیلانی متوطن کچھوچھہ شریف

تصدیقات علمائے کرام مراد آباد

لقد اجاد المجیب بالتحقیق للصدق
والصواب
اللہم اعطا الجزاء الخیر لکاتب ھٰذا
فی الدین آمین یارب العلمین
کتبہ العبد المعتصم بحبل اللہ المتین محمد نعیم الدین

للہ در المجیب المثاب
واللہ اعلم بالصواب
فقیر محمد عمر نعیمی عفا اللہ عنہ مراد آبادی

الجواب صحیح
فقیر محمد احسان الحق نعیمی غفر لہ

صح الجواب بلا ارتیاب
واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
فقیر ابو الاسرار محمد عبد اللہ عفی عنہ

ذٰلک الجواب ھو الصواب
واللہ تعالیٰ اعلم
فقیر محمد یونس عفا اللہ عنہ

تصدیقات علمائے کرام رامپور

الجواب صحیح
العبد
عبد اللہ بہاری عفا عنہ الباری مدرس مدرسہ
ارشاد العلوم رامپور

الحمد للہ العلی الاعلیٰ والصلوٰۃ والسلام
علیٰ سیدنا محمد المصطفیٰ والہٖ وصحبہ
الکرام البررۃ التقاۃ اما بعد وہابی اہل
نجد کے عقائد کے موافق دماء و اموال عامۃ
المسلمین کے حلال و مباح ہیں اور سب کو
سوائے اپنے مشرک خیال کرتے ہیں۔

جواُن کی طائف وغیرہ کی لُوٹ وغیرہ
میں ایسا ظاہر و مبرہن ہو چکا کہ جسکے لیے
اب کوئی حیلہ بھی نہیں ہوسکتا پس ایسی
حالت میں التوار حج جس کے فوریہ
بربنا احتیاط ہے اگر کیا جائے تو موافق
تحقیق انیق علامۃ المجیب المصیب المثاب
بالکل صحیح موافق شریعت مطہرہ ہے فقط

العبد
محمد سوان حسین العمری المجددی ناظم مدرسہ
ارشاد العلوم واقع ریاست رامپور محلہ
چاہ شور

ما اجاب فقد اصاب
العبد
مغیض الدین منگا پوری عفا عنہ مدرس
مدرسہ ارشاد العلوم رامپور

الجواب صواب
العبد محمد نبی عفی عنہ مدرس مدرسہ

ارشاد العلوم رامپور

الجواب ھو الصواب
العبد
محمد ریحان حسین العمری المجددی مدرس
مدرسہ ارشاد العلوم رامپور

مجددی
محمد ریحان حسین

تصدیقات علمائے کرام دہلی و میرٹھ و کانپور

جو مسلمان ابن سعود کی حرکات ناشائستہ
سے اپنی جان و مال پر خائف ہیں اُن پر
حج فرض نہیں کہ جان و مال پر مامون ہونا
شرائط وجوب حج سے ہے جس کو مجیب
فیضہ نے نہایت شرح و بسط سے اپنے
جواب میں ارقام فرمادیا فللہ در المجیب فقط
محمد مظہر اللہ غفرلہ امام مسجد فتحپوری دہلی

ابن سعود مطرود اور اُس کی فوج کے
ہاتھوں جو واقعات حرمین طیبین حفظہما اللہ
تعالےٰ میں واقع ہوئے وہ اظہر من الشمس

ہیں ان الاسن ہیں علاوہ اس کے
ان کے عقائد میں مثل کہ اہلسنت والجماعت
کثرہم اللہ سواد ہم سب مشرک ہیں بموجب
اہلسنت کو شہید کرنا اُن کے نزدیک
جائز اُن کا مال لوٹنا مباح جس کی شہادت
ہیں وہ واقعات قتل وغارت جو طائف وغیرہ
میں اُنکے ہاتھوں ظاہر ہوئے کافی ہیں
اور یہ تمام صورتیں امن کی معدوم کرنیوالی
ہیں اور بحالت عدم امن حج کا ملتوی ہونا
لازم ہے جیسا کتب فقہیہ سے ظاہر جسکی
تشریح واضح اصل جواب میں گزری اور حج
کے ملتوی ہونے سے تجدیہ کے ناپاک
قدم سے انشاء اللہ تعالیٰ حرمین طیبین
جلد ہی طاہر ہو جائیں گے۔ واللہ تعالیٰ
اعلم وعلمہ اتم واحکم وصلی اللہ علی النبی الکریم
الاعلم وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔
کتبہ
الفقیر المعتر القادر محمد عبد الحفیظ السنی الحنفی
الدہلوی المدرس فی المدرسۃ النعمانیۃ
الکائنۃ فی بلدۃ دہلی

الجواب صحیح صواب المجیب مصیب
ومثاب
حررہ الفقیر محمد عبد الحنان الحنفی السنی المدرس
فی المدرسۃ النعمانیۃ الواقعۃ فی بلدۃ دہلی
محمد عبد المجید نعمانی مہتمم مدرسہ نعمانیہ اسلامیہ دہلی

ان ھذا لھو الحق المبین
حررہ الفقیر محمد عبد الغفور الحنفی السنی
المدرس فی المدرسۃ النعمانیۃ فی بلدۃ دہلی
ھذا ھو الحق والحق احق ان یتبع
احمد مختار الصدیقی صدر جمعیۃ علمائے بمبئی
للہ در المجیب
ھذا ھو الحق وخلافہ باطل
نثار احمد کانپوری عفا اللہ عنہ

تصدیقات علمائے کرام پنجاب

اصاب من اجاب
ابو الحسنات سید محمد احمد قادری رضوی الوری

اصاب من اجاب

ابو یوسف محمد شریف خطیب جامع مسجد
کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ

الجواب صحیح

حررہ بندہ ذو المنن ابو یوسف نور الحسن عفا اللہ عنہ
خطیب جامع مسجد کلاں سیانہ پورہ ضلع سیالکوٹ

اصاب من اجاب

سید محمد نور شاہ ارسا لگلاں خطیب جامع
مسجد تحصیل و ضلع شیخوپورہ۔

جب غیر مامون ہونا ہر طرح سے اہلسنت
کا شراء کی نجدیوں سے امر متیقن ہے
لامحالہ تا حصول امن طریق اور نکالے جانے
ابن سعود نامسعود علیہ ما علیہ کے تمام
مسلمانوں پر حج واجب نہیں اور التوا حج
ضروری فقط

ابو محمد محمد دیدار علی الوری خطیب مسجد وزیر خاں
مرحوم واقع لاہور عفی اللہ عنہ و عن والدیہ

ابن سعود نامسعود کے ظالمانہ و وحشیانہ
مظالم سے دنیائے اسلام بے چین ہے
بریں وجہ ابن سعود کا اخراج حجاز مقدس سے
واجب ہے اور اسکی بہترین تدبیر یہی ہے
کہ جب تک ابن سعود کے ناپاک قدم سے

ارض مقدس حجاز پاک نہ ہو جائے حج ملتوی
کر دیا جائے۔ فقط

نمقہ بقلمہ و قالہ بفمہ الفقیر ابو البرکات سید احمد
سنی حنفی قادری رضوی الوری از مسجد وزیر خاں
لاہور

ھذا ھو الحق والحق احق بالاتباع

فقیر محمد غلام جان سنی حنفی قادری رضوی عفی عنہ
مدرس مدرسہ انجمن نعمانیہ ہند لاہور

اصاب المجیب الفاضل العلامۃ فی الجواب

مصیب و مثاب فللہ درہ و علی اللہ اجرہ یجب
للمسلمین التوار فریضۃ الحج فی ایام تسلط النجدی
الظالم علی الارض المقدسۃ فان فی صورۃ اداء فرض
الحج فی ہذہ الایام للمسلمین خوف ہلاک النفس و اضاعۃ
المال و قال اللہ سبحنہ لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ
و لان فیہ اعانۃ بالمال للظالم و اعانۃ الظالم ممنوع
بنص القرآن۔ ہذا ما عندی و الحق ما عند اللہ سبحنہ
الراقم الاثم محمد کرم الدین عفا عنہ نزیل طبقۃ جہلمین
من مضافات جہلم

ذلک کذلک و انا مصدق بذلک
و انا العبد المفتقر الی اللہ العزیز ابو رشید محمد عبد العزیز
عفا اللہ عنہ خطیب جامع مسجد وزنگہ مضافات لاہور

صح الجواب و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
فقیر محمد سردار احمد غفر لہ المولی الاحد گورداسپوری

صح الجواب واللہ اعلم بالصواب۔ فقیر ابو محمد عبد الغفور ... [illegible]

صحت نامہ رسالہ تنویر الحجہ لمن یجوز التوار الحجہ

سطر	غلط	صحیح
۶	سطبرہ	سیطرۃ
۷	فررق	فرق
۱۳	ہوئے پر	ہوئے ہونے پر
۱۳	لنفسا	نفسا
۱۸	بندے	بندے
۱۸	التبد	العبد
۱۹	احمدیہ	احمدیہ میں
۱۳	کباب	کباب ہے
۸	بضو	وضو
۱۳	وجود شر	وجود شرط
۱۱	الایجب	لایجب
[illegible]	الہمنا	امامنا
[illegible]	بنہا	عنہا
[illegible]	[illegible] علیہم	یجب علیہم
[illegible]	[illegible]	بہم
[illegible]	اامادۃ	الامادۃ
۶	او سلع	او مساع
۱۱	[illegible]	شمس ودود
[illegible]	حسب	حسب
۱۱	اس	اس
۲۰	واسک	ویسک
۱۲	[illegible] مفرت	اعلیٰحضرت
۸	کیکے	کے
۱۱	[illegible]	بیدرغ
۱۱	الاعلام	الاعلام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳	۱۴	نجدی چنلوں	نجدی چیلوں
۶	۲	حربی کمہ	زبی کو
		للمجیوع	للمجموع
		لا تنتفی	لا تنتفی
		اب آپ	×
		تسلیم	تسلیم
		صورت	صورت
		قتل	قطع
19	19	المرسلمین	المرسلین
		بیجے	بیجے
		نظر نہ فرما	نہ فرما نظر

صحت نامہ تصدیقات

		غلط	تصحیح
۲۵		لدا لعلم	لہ العلم
۲۷		عمراللہ للمولی القری	غفرلہ اللہ للمولی القوی
۲۸		ذالک کذلک	ذلک کذلک
۲		ابو الغنیاء	ابو الضیاء
۳۱		بین سن	ابین سنا
۳۲		ارسانگلا	ازسانگلا
″		علی اللہ اخرۃ	علی اللہ اجرہ
۰		بھاگلپوری	بہاولپوری
•	•	•	•
•	•	•	•
•	•	•	•
•	•	•	•

بحمدہٖ تعالٰی

العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ

یہ جلد باب الاذان تک ہے اور جلد ثالث
انشاء اللہ تعالٰی شروط الصلوٰۃ سے شروع ہوگی
اس جلد میں بظاہر ۲۰۳ فتوے اور حقیقۃً ہزارہا مسائل
ہیں۔ اس اعلیٰ درجہ کی تحقیق و تنقیح کے ساتھ کہ آجتک
کسی کتاب میں نہ ملے۔ الحمد للہ کتنے کتنے معرکۃ الآرا مسائل بوجہ
کثرتِ اختلافات آجتک نامنقح اُلجھے ہوئے تھے بفضلہٖ عزوجل ایسے
صاف منقح ہوئے کہ جسکی قدر اہل ایمان و انصاف ہی جانینگے وللہ
الحمد اس جلد میں ۷ رسائل ہیں حاسدین جب اپنے اساتذہ و آبا و اجداد میں
اسکا عشر عشیر بھی نہیں پاتے ناچار بدگوئی و دشنام طرازی سے کام لیتے ہیں اور اللہ
عزوجل حسیب اور حساب قریب ہے مگر الحمد للہ زمانہ اہل انصاف سے خالی
نہیں وہ کہ حاسدوں کی آنکھوں میں خار ہے حق پسند نگاہوں میں نور اور
دل میں سرور ہوگا + واللہ المستعان +

المشتہر
محمد ابراہیم رضا خاں قادری
رضوی حامدی بریلوی
غفرلہٗ

جلد دوم

قیمت عہ